प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڈ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 85 Sunday 29th March 2026 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۸۵ / مورخہ ۲۹ / مارچ ۲۰۲۶ء، بروز اتوار، ۹ شوال ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ / روپے، صفحات: ۴

خصوصی اداریہ

بھرتی کی دوڑ: خاکی سے پہلے کفن کا سایہ!

---: قاضی مخدوم :-----

پولیس بھرتی ملک کے نوجوانوں کے لیے صرف ایک ملازمت نہیں بلکہ خدمت، عزت اور شناخت کا خواب ہوتی ہے۔ لیکن حالیہ دنوں میں یہ خواب کئی خاندانوں کے لیے ایک دردناک حقیقت میں بدلتا دکھائی دے رہا ہے۔ پونے میں بھرتی کے دوران ایک نوجوان کی موت نے نہ صرف پورے مہاراشٹر کو جھنجھوڑ دیا بلکہ اس سے پہلے بھی بیڈ اور اورنگ آباد میں پیش آنے والے ایسے ہی واقعات نے اس نظام پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ بار بار پیش آنے والے یہ سانحات اب محض حادثات نہیں کہے جا سکتے، بلکہ یہ بھرتی کے نظام میں موجود خامیوں کی واضح نشاندہی کرتے ہیں۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا انتظامیہ نوجوانوں کی جان کو خطرے میں ڈال کر بھرتی کا عمل مکمل کر رہی ہے؟ پہلے ہی شدید ذہنی دباؤ میں رہنے والے امیدواروں کے لیے طویل اور سخت جسمانی امتحانات، خصوصاً دوڑ، ایک سنگین خطرہ بن سکتے ہیں۔ مہاراشٹر جیسے گرم خطے میں اکثر بھرتی کے مراحل تیز دھوپ یا غیر موافق موسم میں منعقد کیے جاتے ہیں، جو براہِ راست نوجوانوں کی صحت سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ ایسے میں سب سے پہلی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ بھرتی کے لیے موزوں موسم کا انتخاب کیا جائے اور جسمانی امتحانات کو صبح کے ٹھنڈے اوقات تک محدود رکھا جائے۔ شدید گرمی میں بھرتی کو مؤخر کرنے پر بھی سنجیدگی سے غور ہونا چاہیے۔ دوسرا اہم پہلو طبی جانچ کا ہے۔ کیا تمام امیدواروں کا مکمل میڈیکل چیک اپ پہلے سے کیا جاتا ہے؟ خاص طور پر دل سے متعلق معائنہ (ECG)، بلڈ پریشر اور دیگر ضروری ٹیسٹ لازمی قرار دیے جانے چاہئیں۔ یہ ایک ایسا قدم ہو سکتا ہے جو قیمتی جانیں بچانے میں معاون ثابت ہو۔ تیسری بڑی کمی موقع پر طبی سہولیات کا فقدان ہے۔ ہر بھرتی مرکز پر ایمبولینس، ڈاکٹرز اور ایمرجنسی ٹیم کی موجودگی صرف رسمی نہ ہو بلکہ عملی طور پر فعال اور مستعد ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ نوجوان کے گرنے کے بعد بروقت علاج نہ ملنے سے قیمتی جان ضائع ہو جاتی ہے، جو کہ ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اس کے ساتھ ہی بھرتی کے عمل کو سائنسی بنیادوں پر متوازن بنانا بھی ضروری ہے۔ ہر امیدوار کی جسمانی صلاحیت مختلف ہوتی ہے، اس لیے یکساں معیار مسلط کرنا انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دے کر پورے نظام کا ازسرِ نو جائزہ لے، جس میں کھلاڑیوں اور فٹنس ماہرین کی رائے بھی شامل کی جائے۔ ہر بھرتی کے بعد ایک جامع رپورٹ تیار ہونی چاہیے، جس میں خامیوں کی نشاندہی اور ان کا حل پیش کیا جائے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر ایسے واقعات وقت کے ساتھ فراموش کر دیے جاتے ہیں، حالانکہ یہ صرف ایک فرد کا نقصان نہیں بلکہ پورے معاشرے کا المیہ ہوتا ہے۔ جب ایک نوجوان خاکی وردی کا خواب لے کر گھر سے نکلتا ہے اور کفن میں واپس لوٹتا ہے تو یہ صرف ایک خاندان کا نہیں بلکہ پوری قوم کا نقصان ہوتا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ انتظامیہ محض رسمی اقدامات سے آگے بڑھ کر سنجیدہ، ذمہ دار اور انسان دوست رویہ اختیار کرے۔ ہر موت ایک انتباہ ہے بی اگر اب بھی نظام میں اصلاح نہ کی گئی تو یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا۔ بھرتی کا عمل نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کا ذریعہ ہونا چاہیے، نہ کہ ان کی زندگیوں کے خاتمے کا سبب۔

سعودی عرب پر ایران کے میزائل حملے، ۱۲ امریکی فوجی زخمی کئی جہاز تباہ

مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے دوران ایران اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے حملوں میں غیر معمولی تیزی آ گئی ہے۔ جمعہ کے روز سعودی عرب میں واقع پرنس سلطان ایئر بیس پر ایرانی میزائل اور ڈرون حملے میں 12 امریکی فوجی زخمی ہو گئے ہیں، جن میں سے دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے 'ایسوسی ایٹڈ پریس' کے مطابق، امریکی حکام کا کہنا ہے کہ سعودی عرب میں موجود امریکی بیس پر ہوئے حملے میں فوجیوں کے زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ اڈے پر موجود ایندھن بھرنے والے کئی امریکی طیاروں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ یاد رہے کہ 28 فروری کو ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک 300 سے زائد امریکی فوجی زخمی اور 13 ہلاک ہو چکے ہیں۔ دوسری جانب جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب ایران کی طرف سے اسرائیل پر بھی تین بڑے میزائل حملے کیے گئے۔ ان حملوں میں بیت المقدس اور تل ابیب جیسے بڑے شہروں کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں تل ابیب میں ایک 52 سالہ شخص ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی پولیس کا کہنا ہے کہ شہری آبادی پر کلسٹر بم گرائے گئے جس سے جانی نقصان ہوا۔ اسی طرح متحدہ عرب امارات کے شہر ابوظہبی میں بھی ایرانی بیلسٹک میزائلوں کو فضا میں تباہ کیا گیا، جن کا ملبہ گرنے سے پانچ بھارتی شہری زخمی ہو گئے اور صنعتی علاقے میں آگ لگ گئی۔ لبنان کی صورتحال بھی انتہائی کشیدہ ہے جہاں حزب اللہ اور اسرائیلی فوج کے درمیان شدید زمینی لڑائی جاری ہے۔ حزب اللہ کا دعویٰ ہے کہ اس نے گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی فوج کے خلاف 82 آپریشنز کیے ہیں، جن میں دو ٹینکوں کو تباہ کرنا بھی شامل ہے۔ ایک اہم پیش رفت میں حزب اللہ نے بیروت کی فضاؤں میں نچلی پرواز کرنے والے اسرائیلی جنگی طیارے پر زمین سے فضا میں مار کرنے والا میزائل فائر کیا، جسے جنگ میں ایک بڑی تبدیلی قرار دیا جا رہا ہے۔ اسرائیلی فوج لبنانی حدود کے اندر پیش قدمی کی کوشش کر رہی ہے تاکہ سرحدی علاقوں میں بفر زون قائم کر سکے۔

''ڈیجیٹل نشہ ۲۰ ہزار بچوں کی موت کا سبب بن رہا ہے''

راجیہ سبھا میں ڈیرک اوبرائن نے متنبہ کیا کہ بچے اور نوجوان یومیہ ۸-۸ گھنٹہ موبائل فون پر گزارتے ہیں

ممبئی: بچوں اور نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے ڈیجیٹل نشہ (موبائل، ٹیب یا لیپ ٹاپ سے چپکے رہنے کی لت) کے مسئلے پر جمعہ کو راجیہ سبھا میں ترنمول کانگریس کے لیڈر ڈیرک اوبرائن نے تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس کی وجہ سے ہر سال تقریباً ۲۰ ہزار بچے خودکشی کر لیتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مسئلے کی طرف فوری توجہ دے۔ 'وقفہ صفر' میں اس معاملہ کو اٹھاتے ہوئے ڈیرک نے کہا کہ جو مطالعات سامنے آئے ہیں ان کے مطابق بچے اور نوجوان روزانہ ۸-۸ گھنٹے موبائل فون یا اسکرین پر گزارتے ہیں جو سالانہ ۱۰۰ دن سے زیادہ ہے۔ ڈیرک اوبرائن نے کہا کہ ''اسکرین کا حد سے زیادہ استعمال نیند کے نظام کو متاثر کرتا ہے، بے چینی کے خطرے کو بڑھاتا ہے اور موڈ میں اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے۔'' ٹی ایم سی کے سینئر لیڈر نے اس مسئلے سے نمٹنے کیلئے عملی تجاویز بھی پیش کیں، جیسے فون اٹھانے سے پہلے خود سے سوال کرنا کہ کیوں اٹھا رہے ہیں، اسے چھونے سے پہلے ۱۰ تک گننا، آلات کو علاحدہ کمرہ میں چارج کرنا اور سونے سے کم از کم ۲ گھنٹے پہلے اسکرین سے پرہیز کرنا شامل ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ دن میں کچھ وقت اسکرین یا فون کے استعمال کے بغیر ہونا چاہئے جسے انہوں نے ''خاموشی کی آواز'' نام دیا۔ حکومت سے انہوں نے آف لائن سرگرمیوں کو فروغ دینے کی اپیل کی۔

بنگلورو: مسلم طالب علم کو دہشت گرد کہنے پر پروفیسر کو یونیورسٹی نے معطل کیا، از خود ایف آئی آر درج

کلاس میں موجود طلبہ کے مطابق، پروفیسر نے عفان کیلئے ''دہشت گرد'' کی اصطلاح کم از کم ۱۳ مرتبہ استعمال کی اور طالب علم کو مشرق وسطیٰ میں جاری ایران جنگ سے جوڑنے والے تبصرے بھی کئے۔ ویڈیو میں پروفیسر کو طالب علم پر چلاتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا کہ ''اس جیسے لوگ'' عالمی تنازعات کے ذمہ دار ہیں۔ بنگلور کی پی ای ایس یونیورسٹی (PES University) میں کلاس سیشن کے دوران ایک پروفیسر کے ذریعے مسلم طالب علم کو ''دہشت گرد'' کہہ کر پکارے جانے کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ اس واقعہ کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد شدید غم وغصہ پھیل گیا ہے اور خاطی پروفیسر کے خلاف سخت کارروائی کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ ان الزامات کے بعد پروفیسر کو معطل کر دیا گیا ہے۔ پی ای ایس یونیورسٹی کے الیکٹرانک سٹی کیمپس میں پیش آئے اس واقعہ کی ایک ویڈیو منگل کو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی جس کے بعد یہ معاملہ منظر عام پر آیا۔ فوٹیج میں یونیورسٹی کے پروفیسر مرلی دھر دیشپانڈے کو 'عفان' نامی طالب علم سے مخاطب ہوتے اور مبینہ طور پر تقریباً ۶۰ طلبہ کے سامنے اس کیلئے کم متعدد بار ''دہشت گرد'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ کلاس میں موجود طلبہ کے مطابق، پروفیسر نے عفان کیلئے ''دہشت گرد'' کی اصطلاح کم از کم ۱۳ مرتبہ استعمال کی اور طالب علم کو مشرق وسطیٰ میں جاری ایران جنگ سے جوڑنے والے اضافی تبصرے بھی کئے۔ ویڈیو میں پروفیسر کو طالب علم پر چلاتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا کہ ''اس جیسے لوگ'' عالمی تنازعات کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے مبینہ طور پر دھمکی دی کہ ڈونالڈ ٹرمپ ''آ کر اسے لے جائیں گے۔'' پروفیسر نے طالب علم سے یہ بھی کہا کہ وہ ''جہنم میں جائے گا۔'' اس معاملے کی باضابطہ شکایت کے بعد، یونیورسٹی نے تحقیقات ہونے تک پروفیسر کی معطلی کا حکم جاری کیا۔

بنگال میں عین انتخابی مہم کے دوران مرشد آباد میں فرقہ وارانہ تصادم

بنگال (ایجنسی) ایسے وقت میں جبکہ مغربی بنگال میں اسمبلی الیکشن کیلئے انتخابی مہم اپنے عروج پر ہے، جمعہ کو مرشد آباد کے راگھوناتھ گنج میں رام نومی کے جلوس کے دوران شر پسندی اور مسلمانوں کی دکانوں پر حملے نیز ان کی املاک کو نذر آتش کئے جانے کے بعد سنیچر کو بھی کشیدگی برقرار ہے۔ فرقہ وارانہ تصادم کے ویڈیوز کے منظر عام پر آنے کے بعد پولیس نے سنگھ پریوار سے وابستہ کچھ افراد کو گرفتار کیا ہے جبکہ ٹی ایم سی لیڈر ابھیشیک بنرجی نے بی جے پی کو ''فسادیوں کی پارٹی'' کہہ کر مخاطب کرتے ہوئے اسے مرشد آباد کے فرقہ وارانہ تصادم کیلئے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ایک سینئر پولیس افسر کے مطابق اب تک اس تشدد کے سلسلے میں ۳۰ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ واضح رہے کہ بی جے پی کسی بھی صورت میں مغربی بنگال میں اقتدار ٹی ایم سی سے چھین لینا چاہتی ہے۔ الزام ہے کہ وہ اور اسے وابستہ گروپ اس کیلئے ریاست میں فرقہ وارانہ ماحول کو بگاڑ کر ووٹرس کو ہندو اور مسلم کے خانوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ زعفرانی پارٹی کو امید ہے کہ مذہب کی بنیاد پر ہونے والی ووٹنگ سے اسے فائدہ حاصل ہوگا۔ جمعہ کو فرقہ وارانہ تصادم کے معاملات میں پیش پیش رہنے والے افراد کے تعلق سے انکشاف ہوا ہے کہ وہ سنگھ پریوار سے وابستہ ہیں اس لئے یہ اس

الزام کو مزید تقویت حاصل ہو رہی ہے کہ فساد ہوا نہیں بلکہ کروایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق زعفرانی لباس پہنے ہجوم نے جمعہ کی دوپہر تقریباً ۴۰ مسلم دکانوں پر حملہ کیا، انہیں لوٹا اور کئی کو آگ لگا دی۔ اس واقعے نے اسمبلی انتخابات سے قبل علاقے میں مسلمانوں کو نشانہ بنا کر ہونے والے حملوں کے بارے میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ تشدد فلتالا کے علاقے میں پیش آیا، جو جنگی پور سب ڈویژنل اسپتال کے قریب واقع ہے اور جہاں مسلم آبادی کی اکثریت ہے۔ اس علاقے میں زیادہ تر مکانات، چھوٹے کاروبار، پھلوں کے ٹھیلے اور کھانے پینے کی دکانیں مسلمانوں کی ملکیت ہیں۔ دی ٹیلی گراف کے مطابق کشیدگی اس وقت بڑھی جب رام نومی کا جلوس، جس میں تیز موسیقی بجائی جا رہی تھی اور رقص ہو رہا تھا، جمعہ کی نماز کے دوران فلتالا کراسنگ سے تقریباً ۲۰۰ میٹر دور واقع ایک مسجد کے سامنے سے گزرا۔ نماز ادا کرنے والوں نے اس پر اعتراض کیا جس کی وجہ سے ٹکراؤ ہو گیا۔ جلوس آگے بڑھ کر فلتالا چوراہے تک پہنچا جہاں صورتحال مزید بگڑ گئی۔ الزام ہے کہ ہندو تو اجہوم کے افراد مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، زعفرانی جھنڈے لہرائے، املاک کو نقصان پہنچایا، دکانوں کو آگ لگائی اور مقامی افراد کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ واضح رہے کہ الیکشن کی تاریخوں کا اعلان ہونے کے بعد مغربی بنگال کی انتظامیہ پر الیکشن کمیشن کا کنٹرول ہے۔ اس نے بڑی تعداد میں مرکزی فورسیز کو یہاں تعینات کیا ہے۔ تشدد سے متاثرہ علاقے کے افراد کا الزام ہے کہ ریاستی پولیس اور مرکزی فورسیز کی موجودگی کے باوجود تشدد کافی دیر تک جاری رہا اور انہوں نے مداخلت کیلئے خاطر خواہ اقدام نہیں کیا۔

معذور افراد کے شعبے میں کام کرنے والے اداروں کے لیے رجسٹریشن لازمی، بغیر رجسٹریشن کام کرنا غیر قانونی تکارام مُنڈے

ممبئی، نمائندہ: (ضمیر قاضی) معذور افراد (Divyang) کے شعبے میں کام کرنے والے اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کے حوالے سے سینئر انتظامی افسر تکارام مُنڈے نے ایک اہم بیان جاری کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس شعبے میں کام کرنے والی ہر تنظیم یا این جی او کے لیے ریاستی معذور کمشنر کے ساتھ رجسٹریشن کروانا لازمی ہے۔ تکارام مُنڈے، جو مہاراشٹر کیڈر کے سینئر آئی اے ایس افسر ہیں اور اپنی سخت اور شفاف انتظامیہ کے لیے جانے جاتے ہیں، نے کہا کہ بغیر رجسٹریشن اس شعبے میں کام کرنا قانوناً غیر قانونی ہے اور ایسے معاملات میں سزا کے ضوابط موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اصول Rights of Persons with Disabilities Act, 2016 کے تحت آتا ہے۔ اس قانون کے مطابق معذور افراد کو خدمات، تعلیم، بحالی یا دیگر سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کے لیے مقررہ معیار پر عمل کرتے ہوئے رجسٹریشن کروانا ضروری ہے۔ مزید برآں، انہوں نے کہا کہ اگر کوئی ادارہ بغیر درست رجسٹریشن کے کام کرتا پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی، جس میں جرمانہ اور دیگر سزائیں شامل ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس قانون کا مقصد معذور افراد کو محفوظ، معیاری اور شفاف خدمات فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ پابندی خاص طور پر اُن اداروں پر لاگو ہوتی ہے جو براہِ راست معذور افراد کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

امریکہ کی شام میں اپنے شہریوں کو وارننگ، ایرانی حملوں کا خدشہ

شام: (ایجنسی) دمشق سے ایک تشویشناک انتباہ سامنے آیا ہے، جہاں امریکی سفارت خانے نے اپنے شہریوں کو ممکنہ ایرانی خطرات سے خبردار کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق دارالحکومت کے شہری مقامات، خصوصاً وہ ہوٹل جہاں غیر ملکی قیام کرتے ہیں، ممکنہ طور پر نشانہ بن سکتے ہیں، جس کے باعث فضا میں بے چینی اور خدشات بڑھ گئے ہیں۔ امریکی سفارت خانے نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران اس سے قبل بھی خطے میں شہری مقامات کو نشانہ بنا چکا ہے۔ بیان میں مزید بتایا گیا کہ سفارت خانے کو علم ہے کہ بعض اداروں نے اپنے عملے کو ہوٹلوں سے منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سفارت خانے نے امریکی شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ محفوظ مقامات پر پناہ لیں، اپنی ضروریات کا بندوبست کریں اور ایسے انخلا کے منصوبے تیار رکھیں جو حکومتی مدد پر منحصر نہ ہوں۔ یہ انتباہ اس وقت سامنے آیا، جب ایرانی نیم سرکاری خبر رساں ادارے فارس نے رپورٹ کیا۔

پونے پولیس بھرتی کے دوران دلخراش واقعہ، دوڑ کے دوران نوجوان جاں بحق

پونے (نامہ نگار): پونے میں پولیس بھرتی کے عمل کے دوران ایک نہایت افسوسناک واقعہ پیش آیا، جہاں جسمانی امتحان کے طور پر منعقدہ دوڑ کے دوران ایک نوجوان کی اچانک موت واقع ہو گئی۔ یہ واقعہ پونے کے شیواجی نگر واقع پولیس ہیڈ کوارٹر کے میدان میں پیش آیا، جہاں بھرتی کا عمل جاری تھا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق پولیس بھرتی کے تحت 1600 میٹر کی دوڑ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اسی دوران ضلع بلڈانہ سے تعلق رکھنے والے 23 سالہ نوجوان پرشوتم بارکل نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا۔ وہ دو مرحلے کامیابی کے ساتھ مکمل کر چکا تھا، تاہم تیسرے مرحلے کے دوران اچانک اس کی طبیعت بگڑ گئی۔ دوڑ کے دوران نوجوان کو اچانک دورہ پڑا اور وہ میدان میں ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ موقع پر موجود افسران اور عملے نے فوری طور پر اسے ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کی کوشش کی اور بغیر تاخیر اسے اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم راستے میں ہی اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس افسوسناک واقعے کے بعد بھرتی کے مقام پر موجود دیگر امیدواروں میں خوف وہراس اور تشویش کی فضا قائم ہو گئی۔ ابتدائی طور پر یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ شدید جسمانی دباؤ یا کسی پوشیدہ طبی مسئلے کے باعث یہ حادثہ پیش آیا، تاہم موت کی اصل وجوہات کا تعین پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی ممکن ہو سکے گا۔ اس واقعے نے ایک بار پھر پولیس بھرتی کے عمل کے دوران امیدواروں کے لیے طبی سہولیات اور حفاظتی انتظامات پر سوالیہ نشان کھڑے کر دیے ہیں۔

ایران جنگ کے اثرات، اورنگ آباد میں ہر طرح کا خوردنی تیل مہنگا

سورج مکھی، سویابین، مونگ پھلی کے تیل کے علاوہ پام تیل کے داموں میں بھی اضافہ، سپلائی میں کمی کا عذر

اورنگ آباد: (ایجنسی) ایران جنگ کے اثرات اب مقامی بازاروں پر بھی نمایاں ہونے لگے ہیں۔ خاص طور پر خوردنی تیل کی درآمد اور سپلائی پر اس کا براہِ راست اثر پڑا ہے، جس کے باعث گزشتہ ۱۵ دنوں کے دوران اورنگ آباد میں مختلف اقسام کے تیل کی قیمتوں میں فی لیٹر تقریباً ۱۰ روپے تک اضافہ درج کیا گیا ہے۔ بازار ذرائع کے مطابق سورج مکھی، سویابین اور پام آئل کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی بڑی وجہ خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور بحری جہازوں کے کرایوں میں اضافہ بتایا جا رہا ہے، جس کا بوجھ بالآخر عام صارفین پر پڑ رہا ہے۔ اور شہر میں روزانہ تقریباً ۱۰۰ ٹن خوردنی تیل کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن موجودہ حالات میں جنگ کے باعث درآمد سست پڑ گئی ہے اور صرف ۷۰ ٹن کے قریب ہی سپلائی ہو پا رہی ہے۔ اس کمی نے مارکیٹ میں قیمتوں کو مزید بڑھا دیا ہے۔ تاجروں کے مطابق سورج مکھی کا تیل عموماً روس اور یوکرین سے آتا ہے، جبکہ پام آئل ملیشیا سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سویابین تیل کی بڑی مقدار ارجنٹائنا اور برازیل سے آتی ہے۔ موجودہ جنگی صورتحال کے باعث ان تمام ممالک سے درآمدی اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ دوسری جانب مقامی سطح پر صارفین کیلئے ایک قدرے راحت کی خبر بھی سامنے آئی ہے۔ کرڈی (سرسوں نما فصل) کی نئی پیداوار مارکیٹ میں آنے کے باعث اس کے تیل کی قیمت میں تقریباً ۲۰ روپے فی لیٹر کمی دیکھی گئی ہے۔ فی الحال کرڈی کا تیل ۳۰۰ روپے فی لیٹر دستیاب ہے، جو آئندہ کم ہو کر ۲۵۰ روپے تک آنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

موجودہ قیمتیں (۱۵ دن پہلے کے مقابلے میں): سورج مکھی تیل: ۱۶۰، ۱۷۵ تا ۱۸۰ روپے، سویابین تیل: ۱۴۰، ۱۵۰ روپے
پام آئل: ۱۱۰، ۱۲۰ تا ۱۴۰ روپے
سرکی ریفائنڈ: ۱۴۰، ۱۵۰ روپے،
مونگ پھلی کا تیل: ۱۹۵، ۲۰۰ روپے،
کرڈی تیل: ۳۲۰، ۳۰۰ روپے
یہی صورتحال برقرار رہی تو آنے والے دنوں میں خوردنی تیل کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

ناندیڑ: گیس سلنڈر کی ہوم ڈیلیوری لازمی ہوگی

ناندیڑ: (ایجنسی) ضلع ناندیڑ میں گیس سپلائی کو بحال رکھنے اور صارفین کو پریشانیوں سے بچانے کیلئے ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے کی صدارت میں ضلع کلکٹر آفس میں گیس کمپنیوں کے سیلس آفیسر اور گیس ایجنسی مالکان کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں گیس ڈسٹری بیوٹرس اہم ہدایات دی گئیں۔ ضلع کلکٹر نے واضح کیا کہ تمام گیس ایجنسی مالکان کیلئے ہوم ڈیلیوری لازمی ہوگی۔ کسی بھی حالت میں صارفین کو ایجنسی پر بلا کر سلنڈر دینے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ رجسٹرڈ پتے پر ہی گیس کی فراہمی یقینی بنانی ہوگی۔ اگر کسی صارف کو ہوم ڈیلیوری میں دشواری پیش آئے تو وہ اپنے تعلقہ کے متعلقہ سپلائی افسر (نائب تحصیلدار) سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ انتظامیہ نے گیس ایجنسیوں پر بھیڑ کو روکنے کیلئے صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ ایجنسی پر جمع نہ ہوں۔ بکنگ کے بعد جلد از جلد سلنڈر گھر تک پہنچانے کی ذمہ داری متعلقہ ایجنسی کی ہوگی۔ ضلع کے تمام گیس صارفین سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔

بیڑ میں 14 ماہ کے دوران 305 کسانوں نے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کیا

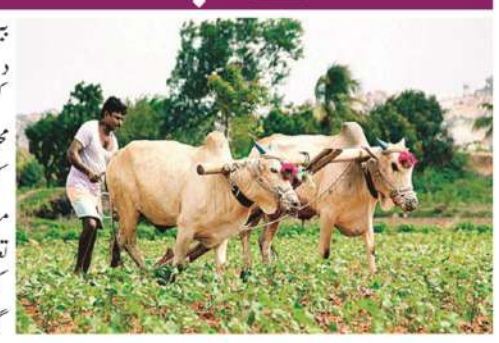

بیڑ (ایجنسی) ضلع بیڑ میں کسانوں کی خودکشیوں کا سنگین مسئلہ بدستور برقرار ہے، اور حالیہ اعداد وشمار نے ایک چونکا دینے والی صورتحال کو اجاگر کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق گزشتہ ۱۴ مہینوں میں مجموعی طور پر ۳۰۵ کسانوں نے خودکشی کی، جن میں سے ۴۸ معاملات کو نااہل یعنی ان کے خاندانوں کو حکومت کی ایک لاکھ روپے کی مالی امداد سے محروم ہونا پڑے گا، جبکہ ۲۰ معاملات اب بھی زیر التواء ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۶ء کے آغاز ہی سے کسانوں کی خودکشیوں کا سلسلہ نہیں تھما ہے، اور اب تک ۴۹ کسان اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ ان میں سے ۸ معاملات نااہل قرار دیئے گئے ہیں جبکہ باقی کیس پر کارروائی جاری ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق گیورائی اور آشٹی تعلقہ میں سب سے زیادہ ۱۰۔۱۰ کسانوں نے خودکشی کی ہے۔ جبکہ ماجلگاؤں اور پرلی میں خودکشی کے ۵۔۵ کیس سامنے آئے ہیں۔ نیز بیڑ، دھارور، وڈوانی، امباجوگائی اور کیج میں ۳۔۳ کسانوں نے خودکشی کی ہے۔ گزشتہ سال (۲۰۲۵ء میں) ضلع بیڑ میں ۲۵۶ کسانوں نے خودکشی کی تھی، جن میں سے ۲۱۴ خاندانوں کو حکومتی امداد کیلئے اہل قرار دیا گیا تھا۔ ماہرین کے مطابق کسانوں کی خودکشیوں کی بڑی وجوہات میں شدید قرض، موسمی تباہی جیسے بے وقت بارش، خشک سالی، فصلوں کی بربادی اور سود خوروں کا دباؤ شامل ہیں۔ گھریلو مسائل اور ذہنی دباؤ بھی اس المیے کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ انتہائی تشویشناک پہلو یہ ہے کہ کئی معاملات میں اگر کسان نے نشے کی حالت میں خودکشی کی ہو تو سرکاری رپورٹ میں اسے 'نشے کی وجہ سے خودکشی' قرار دے کر خاندان کو امداد سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ گزشتہ ۱۴ مہینوں میں ۴۸ ایسے معاملات درج کئے گئے ہیں، جس سے متاثرہ خاندان مزید مشکلات میں گھر گئے ہیں۔ سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ اصل سوال یہ ہے کہ کسان نشے کی طرف کیوں مائل ہو رہے ہیں اور وہ کس قدر ذہنی دباؤ کا شکار ہیں؟ اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلسل بڑھتی ہوئی خودکشیوں، زیر التواء رپورٹوں اور نااہل قرار دیئے گئے کیس کی وجہ سے کسان خاندانوں کے مسائل مزید پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ماہرین اور عوامی نمائندوں نے حکومت اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری اور مؤثر اقدامات کریں تاکہ اس سنگین بحران پر قابو پایا جا سکے اور کسانوں کو راحت فراہم کی جا سکے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

فاسٹ فوڈ کلچر کا بڑھتا رجحان، سماج کو کہاں لے جا رہا ہے؟

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

گزشتہ مہینے اتر پردیش کے ضلع امروہہ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو انتہائی افسوسناک ہے، اس واقعے میں محض ایک طالبہ کی موت ہی نہیں ہوئی بلکہ یہ ہمارے سماج کے اس المیے کی علامت ہے جو خاموشی سے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے، انٹرنیٹ جیسے مسابقتی امتحان کی تیاری کرنے والی اور مستقبل کی ڈاکٹر تصور کی جانے والی 19 سالہ طالبہ علمہ قریشی کی موت نے ایک بار پھر اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ غیر صحت بخش خوراک، آلودہ غذائی اجزاء اور صحت کے تئیں لاپرواہی کس حد تک جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ واقعہ ہمیں اس پر مجبور کرتا ہے کہ ہم اپنے بدلتے ہوئے طرز زندگی اور خوراکی عادت پر سنجیدگی سے غور کریں، اطلاعات کے مطابق علمہ قریشی برگر، نوڈلس اور دیگر فاسٹ فوڈ کی عادی تھیں، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ فاسٹ فوڈ میں استعمال ہونے والی پتا گوبھی کے ذریعے کیڑا جسم میں داخل ہوا جو آنتوں کے راستے دماغ تک پہنچا اور وہاں متعدد گانٹھیں بنا دی، وقت گزرنے کے ساتھ ان گانٹھوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور بالآخر اس نے ایک ہونہار طالبہ کی جان لے لی۔ یہ حقیقت نہایت تشویش ناک ہے کہ ایک ایسی بیماری جو بروقت احتیاط اور آگہی سے روکی جا سکتی تھی، غفلت و لاپرواہی کے سبب ایک نوجوان زندگی کے خاتمے کا سبب بن گئی، یہ سانحہ اس بڑھتے ہوئے فاسٹ فوڈ کلچر کی سنگینی کو بھی اجاگر کرتا ہے جو خاص طور پر طلبہ اور نوجوانوں میں تیزی کے ساتھ فروغ پا رہا ہے، تعلیمی دباؤ، وقت کی کمی اور سہولت پسندی نے گھریلو اور متوازن غذا کی جگہ فاسٹ فوڈ کو دے دی ہے، ایسے خانے نہ صرف غذائیت سے محروم ہوتے ہیں بلکہ اکثر غیر معیاری سبزیوں، آلودہ پانی اور ناقص صفائی کے ساتھ تیار کیے جاتے ہیں، جس سے مختلف قسم کے جراثیم اور کیڑے انسانی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں، افسوسناک عمل یہ ہے کہ خوراک کی صفائی اور حفظان صحت کے بنیادی اصولوں کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے، سبزیوں کو اچھی طرح دھونا، ابالنا یا پکانے سے پہلے مناسب صفائی کرنا اب ایک غیر ضروری مشقت سمجھ لی گئی ہے، دیہی اور نیم شہری علاقوں میں یہ مسئلہ اور بھی سنگین ہو جاتا ہے جہاں آلودہ پانی، غیر محفوظ زرعی طریقے اور غیر معیاری ذخیرہ اندوزی خوراک کو مزید خطرناک بنا دیتی ہے، یہ واقعہ ہمارے صحت کے نظام کی کمزوریوں کو بھی بے نقاب کرتا ہے، علمہ کے والد نے مہنگے خانگی علاج کے بعد سرکاری ہسپتال کا رخ کیا لیکن وہاں بھی علاج کے باوجود اس طالبہ کی حالت سنبھل نہ سکی، ایسے میں یہ سوال بہت اہم ہے کہ کیا ہر شہری کو ملک میں بروقت اور معیاری طبی سہولیات میسر ہیں؟ کیا ابتدائی سطح پر ایسی بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام کے لیے مناسب نظام موجود ہے؟ اگر ابتدائی مرحلے میں ہی مکمل جانچ اور مؤثر علاج ممکن ہوتا تو شاید یہ سانحہ ٹل سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے واقعات سماج کے لئے نئے نہیں ہیں، ماضی میں بھی پتا گوبھی اور دیگر سبزیوں میں موجود کیڑوں کے انسانی جسم میں داخل ہونے کے واقعات سامنے آتے رہے ہیں مگر بدقسمتی سے ان تجربات سے کوئی اجتماعی سبق حاصل نہیں کیا گیا نہ تو خوراک کے معیار پر حکومت کی جانب سے سخت نگرانی ہے، نہ ہی عوامی سطح پر موثر آگہی کا کوئی تصور ہے اور نہ ہی سماجی تنظیمیں اس تعلق سے کوئی مہم چلاتی ہیں، ہندوستان کے چھوٹے، بڑے تقریباً ہر شہروں میں اب یہ فیشن عام ہوتا جا رہا ہے کہ گھر میں کھانے، پکانے کے بجائے پوری پوری فیملی ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ کا رخ کرنے لگی ہے، اچھے خاصے اور دین دار گھرانے کے لوگ بھی اب اس معاملے میں پیچھے نہیں ہیں، بچے، بوڑھے، نوجوان اور خواتین سب کے لئے گھر سے باہر جا کر ہوٹلوں میں کھانا، ہوٹل بازی کرنا یا آن لائن کے ذریعے باہر کا کھانا منگانا اور آرڈر کرنا اب فیشن بن چکا ہے، جسے سماج اور معاشرے کے لئے یقینی طور پر اچھا نہیں کہا جا سکتا۔ ہوٹلوں میں لوگوں کا ہجوم دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ سماج کو ہوٹل کا شوقین بنایا جا رہا ہے، اگر سماج ہوٹل کی جانب بڑھ رہا ہے یا بڑی تعداد میں ہوٹلوں کا رخ کر رہا ہے تو یہ افسوسناک ہے۔ ایک بہتر اور تعمیری سماج کبھی ہوٹلوں کا شوقین نہیں ہو سکتا اور بلاوجہ ہوٹلوں کا رخ نہیں کر سکتا۔

اس پر موجود سیاہی صحت انسانی کے لیے انتہائی مضر ہے اور بتدریج انسان کو کمزور کرنے کے علاوہ نظام مدافعت کو نقصان پہنچانے کا سبب بننے لگتا ہے، اس سلسلے میں متعدد ماہر اطباء کی تحقیق منظر عام پر آچکی ہیں اور وہ اپنے مریضوں کو شائع شدہ اخبارات میں پیاک کی ہوئی اشیاء کے استعمال کو مکمل طور پر ترک کرنے کا مشورہ دینے لگے ہیں، تلی ہوئی اشیاء جیسے مرچی بھجیا وغیرہ جو کہ عام طور پر اخبارات یا کتابوں کی ردی میں ہی باندھ کر دی جاتی ہیں ان تلی ہوئی اشیاء کے ذریعے نکلنے والا تیل اور کاغذ پر موجود سیاہی کے سبب، سیاہی کا اثر کھانے کی شیئی تک سرایت کر جاتا ہے جس کے سبب سیاہی کھانے کے اشیاء کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہوتی ہے، واضح رہے کہ سیاہی کی تیاری میں انتہائی خطرناک کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیمیکل کے استعمال کے وقت اگر اس سے نکلنے والی بدبو کوئی راست سونگھ لے تو ایسی صورت میں اسے سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے، اس طرح کے کیمیکل سے تیار کی جانے والی سیاہی سے شائع کردہ اخبارات اور کتابوں کی ردی کے استعمال سے انسانی جسم میں موجود قوت مدافعت میں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان میں بے چینی اور متلی کے علاوہ دیگر کئی شکایات محسوس ہوتی ہیں، دی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈ اتھاریٹی آف انڈیا کے عہدے داروں کے مطابق اخبارات یا کتابوں کی ردی میں اشیائے خرد و نوش کو باندھ کر فروخت کیا جانا، انتہائی غیر صحت مندانہ عمل ہے۔ اور اس شائع شدہ کاغذ میں پیاک کی گئی اشیاء کا استعمال انتہائی مضر ہے اس سلسلے میں عوام کے درمیان شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے، اخبارات یا شائع شدہ کاغذ میں باندھ کر استعمال کی جانے والی اشیائے تغذیہ معدہ کی کئی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں، ابتدا میں ہاضمہ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں جو السر اور دیگر سنگین امراض کا سبب بن سکتے ہیں، ماہر اطبا کا کہنا ہے کہ اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ پیاکنگ میں باندھ کر دی جانے والی اشیائے خرد و نوش کے استعمال سے احتیاط کیا جانا چاہیے اور جب کبھی باہر یہ اشیاء خریدی جائیں تو اس بات سے احتیاط کریں کہ دکاندار شائع شدہ کاغذ میں ان اشیاء کو پیاک نہ کریں۔ اس وقت ہندوستان سمیت تیسری ممالک کے حالات بھی دگرگوں ہو رہے ہیں، ہم میں سے بہت سے لوگ انہی ممالک سے آنے والی آمدنی پر انحصار کرتے ہیں۔ اسی کمائی کی بنیاد پر ہمارے گھروں میں عیش و آرام کی زندگی گزاری جا رہی ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے۔ غیر ضروری طور پر ہوٹلوں میں کھانے کے بجائے کوشش کریں کہ گھر کا سادہ اور پاکیزہ کھانا استعمال کریں۔ اس سے نہ صرف اخراجات میں کمی ہوگی بلکہ اس میں برکت بھی ہوگی۔ لاکھوں لوگوں کو عرب ممالک سے ہندوستان واپس بھیجا جا چکا ہے۔ خدا کے واسطے سادگی کو اپنائیں اور اپنے گھروں میں خود اپنے ہاتھ سے پکا کر کھانے کو ترجیح دیں، کسی مجبوری کے وقت اگر ہوٹل کا رخ کر لیا گیا تو یہ الگ بات ہے، لیکن گھنٹوں ہوٹل میں جا کر لائن لگانا اور پھر رات دیر گئے وہاں سے کھانا کھا کر واپس لوٹنا، انتہائی ناپسندیدہ ہے، اس پر روک لگانے کی ضرورت ہے، اگر ہم نے ان چیزوں سے احتیاط نہ کی تو آنے والے دنوں میں کئی سماجی اور معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا ہوش کے ناخن لیں اور اپنی زندگی میں سادگی، میانہ روی اور اعتدال اختیار کریں، ہوٹلوں میں کھانا، پیسے کی بربادی، صحت کی بربادی اور دیگر کئی نقصان کا سبب ہے جس سے سماج کو بچانے اور شعور بیداری مہم چلانے کی ضرورت ہے، باہر ہوٹلوں میں جا کر کھانا یا آن لائن آرڈر کر کے ہوٹلوں سے پارسل منگانا یہ سب نقصاندہ ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہئے، ملک کے جو حالات اس وقت چل رہے ہیں ایسے میں ہمیں بہت سوچ سمجھ کر زندگی گزارنے کی ضرورت ہے، ایک ایک روپے کی حفاظت اور اسے بے تحاشا وفضول چیزوں میں خرچ کرنے کے بجائے محتاط انداز میں خرچ کیا جائے اور سیونگ کا مزاج بنانا چاہئے۔ علماء و خطباء حضرات کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس تعلق سے عوام میں شعور بیدار کریں اور ایک مثالی و پاکیزہ سماج تشکیل کریں۔

(مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

افتخار احمد قادری

امریکہ کا زوال

دنیا کی تاریخ واقعات کا ایک بے ترتیب سلسلہ نہیں بلکہ ایک مسلسل تغیر پذیر داستان ہے جس میں قوت، اقتدار، نظریات اور تہذیبیں اپنے اپنے عروج و زوال کے ادوار سے گزرتی ہوئی ایک نئے عالمی نظم کی تشکیل کرتی رہتی ہیں۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ کائناتِ انسانی میں سکون اور جمود نام کی کوئی شے نہیں بلکہ ہر لمحہ ایک نیا ارتعاش، نئی کشمکش اور ایک نئی ترتیب جنم لیتی ہے۔ جب بھی عالمی افق پر جنگ کے سیاہ بادل منڈلاتے ہیں تو درحقیقت وہ صرف تباہی کا پیش خیمہ نہیں ہوتے بلکہ ایک نئے عالمی نظام کی ولادت کا اعلان بھی ہوتے ہیں۔ یہی وہ لمحہ نازک ہوتا ہے جب تاریخ اپنے پرانے اور فرسودہ ابواب کو بند کر کے ایک نئے باب کا آغاز کرتی ہے اور انسانیت ایک نئے عالمی سانچے میں ڈھلنے لگتی ہے۔ آج جب ایران کے ساتھ کشیدگی اور ممکنہ جنگی صورتحال نے عالمی منظرنامے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے تو یہ صرف ایک علاقائی تنازعہ نہیں بلکہ اس کے پس پردہ عالمی طاقتوں کی وہ خفیہ کشمکش کارفرما ہے جو ایک نئے عالمی نظام کی تشکیل کے لیے زمین ہموار کر رہی ہے۔ تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ جب بھی طاقت کے توازن میں بڑی تبدیلی رونما ہوتی ہے تو اس کے پیچھے ایک عظیم تصادم، ہمہ گیر بحران اور ایک فکری و نظریاتی انقلاب ضرور کارفرما ہوتا ہے۔ یہی وہ اصول ہے جس کے تحت سلطنتیں ابھرتی اور ڈوبتی ہیں، نظریات جنم لیتے اور دم توڑتے ہیں اور دنیا ایک نئے رخ پر گامزن ہو جاتی ہے۔

آج کے دور میں معاشی استحکام، سفارتی بصیرت اور فکری بالیدگی وہ عناصر ہیں جو کسی بھی قوم یا طاقت کو عالمی سطح پر موثر اور باوقار مقام دلا سکتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جنگیں اکثر ان مسائل کو جنم دیتی ہیں جنہیں حل کرنے کے لیے وہ شروع کی جاتی ہیں۔ مشرق وسطیٰ کی حالیہ تاریخ اس بات کی واضح مثال ہے کہ عسکری مداخلتیں اور طاقت کے مظاہرے وقتی کامیابیاں تو سمیٹ لیتے ہیں، مگر ان کے اثرات طویل المدت عدم استحکام، انتشار اور نفرت کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی باشعور دنیا میں یہ آوازیں زیادہ مضبوط ہو رہی ہیں کہ تنازعات کا حل بندوق کی نالی سے نہیں بلکہ مذاکرات کی میز سے نکلتا ہے۔ اگر دنیا واقعی ایک نئے عالمی نظام کی طرف بڑھ رہی ہے تو اس کے معماروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ماضی کی غلطیوں کو دہرانے کے بجائے ایک ایسا نظام تشکیل دیں جو انصاف، توازن اور باہمی احترام کی بنیادوں پر استوار ہو۔ ایک ایسا نظام جس میں طاقت کا استعمال آخری چارہ کار ہو، نہ کہ پہلا انتخاب۔ ایک ایسا عالمی ڈھانچہ جس میں چھوٹی اور بڑی ریاستوں کے حقوق کا یکساں احترام کیا جائے اور جہاں اختلافات کو تصادم کے بجائے مکالمے کے ذریعے حل کرنے کی روایت کو فروغ دیا جائے۔ بلاشبہ دنیا ایک عظیم تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے اور یہ تبدیلی اپنے ساتھ کئی غیر یقینی پہلو بھی لیے ہوئے ہے، مگر اس غیر یقینی کے اندھیرے میں بھی ایک امید کی کرن موجود ہے بی وہ امید کہ انسانیت اپنی طویل اور کٹھن تاریخ سے سبق سیکھ کر ایک زیادہ مہذب، متوازن اور پُرامن عالمی نظام کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔ یہ امید ہی دراصل وہ قوت ہے جو دنیا کو تباہی کے دہانے سے واپس لا سکتی ہے اور اسے ایک ایسے مستقبل کی طرف لے جا سکتی ہے جہاں طاقت کا معیار تباہی نہیں بلکہ تعمیر ہو، اور جہاں عالمی قیادت کا مفہوم غلبہ نہیں بلکہ خدمت ہو۔

محمد ہاشم القاسمی
(خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال) موبائل

ممتا بنرجی کا اسمبلی حلقہ بھوانی پور

مغربی بنگال کی سیاست میں جب بھی اقتدار کے توازن کی بات ہوتی ہے، تو کولکتہ کے قلب میں واقع ایک چھوٹی سی مگر انتہائی اہم اسمبلی نشست بھوانی پور کا ذکر ناگزیر ہو جاتا ہے۔ بھوانی پور محض ایک انتخابی حلقہ نہیں ہے، بلکہ اسے بنگال کی سیاست کا اعصابی مرکز (Nerve Centre) کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ جنوبی کولکتہ کا یہ علاقہ نہ صرف وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کا سیاسی گڑھ ہے، بلکہ یہ بنگال کی بدلتی ہوئی سیاسی وفاداریوں کی ایک زندہ مثال بھی ہے۔ بھوانی پور کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا متنوع سماجی ڈھانچہ ہے۔ یہاں بنگالیوں کے ساتھ ساتھ گجراتی، مارواڑی، پنجابی اور مسلم کمیونٹی کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ لسانی اور مذہبی رنگوں کے اس حسین امتزاج کی وجہ سے اسے منی انڈیا کہا جاتا ہے۔ یہی تنوع اس سیٹ کو سیاسی طور پر حساس اور پیچیدہ بناتا ہے، کیونکہ یہاں کی جیت صرف ایک طبقے کی حمایت سے ممکن نہیں بلکہ تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کا فن مانگتی ہے۔ تاریخی طور پر بھوانی پور کانگریس کا ناقابل تسخیر قلعہ رہا ہے۔ 1950 اور 60 کی دہائی میں یہاں کانگریس کے بڑے لیڈروں کا طوطی بولتا تھا۔ لیکن 1998 میں جب ممتا بنرجی نے ترنمول کانگریس (TMC) کی بنیاد رکھی، تو اس علاقے کی سیاسی فضا بدلنے لگی۔ ممتا بنرجی، جو اسی علاقے کی رہائشی ہیں اور جن کا گھر ہریش چٹرجی اسٹریٹ پر واقع ہے، نے یہاں کے عوام کے ساتھ ایک جذباتی رشتہ استوار کیا۔ آہستہ آہستہ کانگریس کا روایتی ووٹ بینک ٹی ایم سی کی طرف منتقل ہو گیا اور آج یہ سیٹ ممتا بنرجی کی طاقت کی علامت بن چکی ہے۔ 2011 میں جب ممتا بنرجی نے 34 سالہ بائیں بازو (Left Front) کے اقتدار کا سورج غروب کیا، تو انہوں نے اپنی سیاسی بساط کے لیے بھوانی پور کا ہی انتخاب کیا۔

بی جے پی اور دیگر جماعتیں اسے "انتخابی رشوت" قرار دے رہی ہیں، لیکن غریب اور متوسط طبقے کے لیے یہ 1500 روپے ایک بڑی ضرورت کو پورا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اپوزیشن کا تنقیدی بیانیہ کمزور پڑ سکتا ہے۔ آثار بتا رہے ہیں کہ 2026 کی مہم میں ٹی ایم سی اس اسکیم کو اپنی سب سے بڑی کامیابی کے طور پر پیش کرے گی، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں بے روزگاری ایک سنگین مسئلہ ہے۔ بھوانی پور کے دو لاکھ سے زائد ووٹرز میں سے خواتین کی بڑی تعداد ممتا بنرجی کی سائیکل (خاموش ووٹ بینک) ثابت ہوتی ہے، جبکہ نوجوان طبقہ روزگار اور آئی ٹی (IT) سیکٹر میں ترقی کے خواب لے کر پولنگ بوتھ تک جاتا ہے۔ ممتا بنرجی کی اس اسکیم (جسے عام طور پر یووا شری (Yuvasree) یا اسی طرز کی حالیہ مالی امدادی اسکیموں کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے) کا مغربی بنگال کی سیاست، خاص طور پر 2026 کے اسمبلی انتخابات پر بہت گہرا اثر پڑنے والا ہے۔

اگرچہ پندرہ سو روپے بظاہر ایک چھوٹی رقم لگتی ہے، لیکن زمینی سطح پر اس کے اثرات درج ذیل ہو سکتے ہیں: 1. بنگال میں بے روزگاری ایک بڑا انتخابی مسئلہ رہا ہے۔ میٹرک پاس نوجوانوں کو براہ راست مالی امداد دے کر ممتا بنرجی ان لاکھوں نوجوانوں کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہیں جو پہلی بار ووٹ ڈالیں گے۔ یہ رقم ان کے لیے انٹرنیٹ پیک، فارم بھرنے کی فیس یا چھوٹے اخراجات میں مددگار ثابت ہوتی ہے، جس سے ووٹر کے دل میں حکومت کے لیے ایک "نرم گوشہ" پیدا ہوتا ہے۔ 2. لکشمی بھنڈار کی طرح کا اثر جس طرح لکشمی بھنڈار اسکیم (خواتین کے لیے مالی امداد) نے 2021 کے انتخابات میں ترنمول کانگریس (TMC) کو یکطرفہ جیت دلانے میں مدد کی تھی، اسی طرح یہ نئی اسکیم نوجوانوں کے لیے "سوشل سیکیورٹی" کا کام کرے گی۔ یہ براہ راست فائدہ (DBT) ووٹر اور حکومت کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم کرتا ہے۔ 3. بنگال کے دیہی علاقوں (جیسے پورولیا، بانکوڑا یا مدنا پور) میں پندرہ سو روپے کی اہمیت شہروں کے مقابلے زیادہ ہے۔ وہاں کے غریب گھرانوں کے لیے یہ رقم ایک سہارا بنتی ہے۔ جب گھر کے نوجوان کو یہ رقم ملے گی، (رواں ماہ یہ رقم نوجوانوں کے اکاؤنٹ میں آچکی ہے) تو پورے خاندان کا سیاسی جھکاؤ حکمران جماعت کی طرف ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ 4. بی جے پی اور بائیں بازو (Left) اکثر ٹی ایم سی پر "خیراتی سیاست" کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن جب عوام کی جیب میں براہ راست پیسہ پہنچتا ہے، تو اپوزیشن کے لیے "ترقی" یا "بدعنوانی" جیسے نعروں سے ووٹر کو توڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اپوزیشن کے پاس اب اس کا توڑ کرنے کے لیے اس سے بڑی کسی مالی اسکیم کا وعدہ کرنا پڑے گا۔ 5. اس اسکیم کا ایک مثبت سماجی اثر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غریب والدین اپنے بچوں کو کم از کم میٹرک (مدھیامک) پاس کروانے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ اس سرکاری امداد کے اہل بن سکیں۔ جیسے کنیا شری: اس کا بنیادی مقصد لڑکیوں کو اسکولوں تک لانا اور کم عمری کی شادی کو روکنا تھا۔ اس نے تعلیمی میدان میں ڈراپ آؤٹ ریٹ کو کم کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح یووا ادھیکار اسکیم کو اگر صحیح طریقے سے نافذ کیا جائے، تو یہ تعلیم مکمل کرنے والے نوجوانوں کو بے روزگاری کے بھنور سے نکال کر معاشی طور پر خود مختار بنا سکتی ہے۔ جیسے کنیا شری میں براہ راست نقد رقم کی منتقلی (DBT) نے غریب خاندانوں کے لیے بیٹیوں کی پڑھائی کا بوجھ ہلکا کیا۔ بالکل ایسے ہی یووا ادھیکار کے تحت ملنے والے وظیفے یا اسٹارٹ اپ فنڈز نوجوانوں کو مقابلے کے امتحانات کی تیاری یا اپنا چھوٹا کاروبار شروع کرنے کی ہمت دے سکتے ہیں۔

جس طرح کنیا شری نے خواتین کو بااختیار بنایا، اسی طرح نوجوانوں کے لیے مخصوص پالیسیاں انہیں منفی سرگرمیوں سے دور رکھ کر ریاست کی تعمیر نو میں شامل کر سکتی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ سیاسی بیانیے اپنی جگہ، لیکن عوامی فلاحی اسکیمیں (Social Welfare Schemes) ہی وہ اصل پیمانہ ہیں جو کسی بھی لیڈر یا پارٹی کے لیے عوام کا اعتماد جیتنے کا ذریعہ بنتی ہیں ***

نوٹ: (اس مضمون کو جاری تصور کیا جائے اگلا عنوان ہندی گرام سیٹ آنے والا ہے)

ڈاکٹر رونق جمال درگ چھتیس گڑھ

مسلم، سکھ عیسائی بھائی بھائی

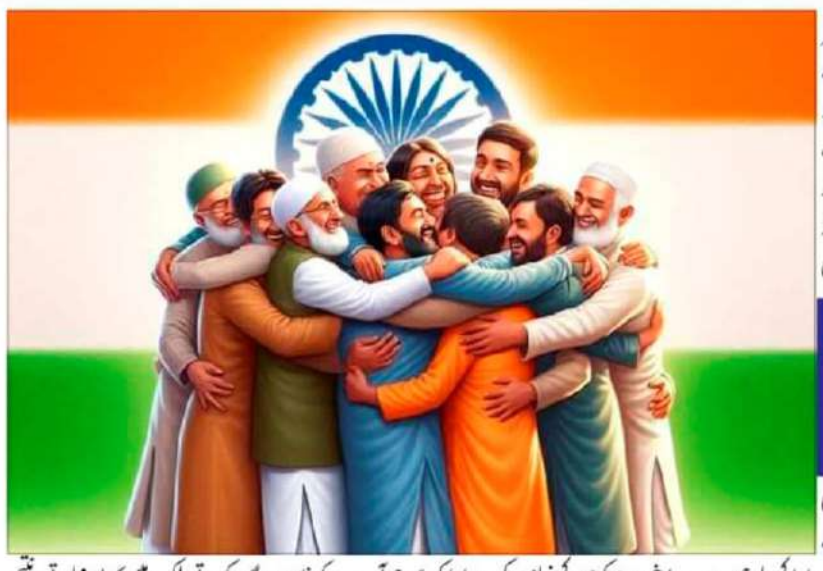

ہندستان سیکڑوں سالوں سے گنگا جمنی تہذیب کا گہوارہ تھا۔ گزشتہ گیارہ سالوں کی گندی سیاست نے گنگا جمنی تہذیب کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ اب ملک کا ہندوؤں کا گروہ جو اکثریت میں ہے۔ تینوں اقلیتی گروہوں سکھ عیسائی اور مسلمانوں کو تنگ کر رہا ہے اور گنگا جمنی تہذیب کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔ جس سے ہندوستان دنیا میں شرمندہ ہو گیا ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے کے ہندو مسلم سکھ عیسائی بھائی بھائی کا نعرہ اب مختصر ہو گیا ہے۔ سکھ، عیسائی مسلم بھائی بھائی اور اسکا ثبوت بھی مل رہا ہے۔ یوپی کا وزیر اعلیٰ جو ایک ذمہدار عہدے پر رہ کر جس طرح کی باتیں کرتا اور کہتا ہے شرم سے سر جھک جاتا ہے۔ یوپی میں جس طرح کا ماحول پروان چڑھ رہا ہے ملک کو توڑنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ کھلے عام جلسے منعقد کر کے ہتھیار تقسیم کیئے جا رہے ہیں۔ جبکہ یہ اقدام خطرناک ہی نہیں قانون کے خلاف بھی ہے۔ مگر جس صوبے کا وزیر اعلیٰ ہی غیر ذمہدار ہو وہاں قانون کے بارے میں سوچنا نادانی ہے۔ اب اس بیوقوف نے اعلان کر دیا ہے کے یوپی میں مسلمانوں کو عید کی نماز سڑک پر ادا نہیں کرنے دی جائے گی۔ جبکہ مسلمان آزادی سے پہلے سے رمضان اور بقر عید کی نمازیں سڑک پر ادا کرتے آرہے ہیں۔ لیکن ملک میں جب سے بھاجپا اقتدار میں آئی ہے ملک کا ماحول بدل گیا ہے ملک میں مذہب اور ذات کی سیاست ہونے لگی ہے جس نے ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اب تو ووٹ اور اقتدار کے لئے بھاجپا کے بڑے بڑے لیڈر کھلے عام ہندو مسلم کرنے لگے ہیں اور زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ملک کے مسلمانوں کو بار بار کہنا کہ پاکستان چلے جاؤ۔ ہندوستان ان کے باپ کا ہے کیا۔ اب عید بقر عید کو خاص کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بقر عید پر قربانی پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ قربانی کے جانور چھین کر لے جاتے ہیں۔ اور اب چونکہ ملک کی آبادی ایک سو پینتالیس کروڑ کی ہو گئی ہے تو ملک میں مسلمانوں کی آبادی بھی بڑھی ہے عیدگاہ چھوٹی پڑنے لگی ہے اس وجہ سے برسوں سے دونوں عیدوں کی نمازیں سڑک پر ادا کی جا رہی ہے۔ ہر سال صوبائی حکومتوں اور ضلع افسران کا تعاون ملتا آرہا ہے۔ لیکن اس بار یوپی کے پڑھے لکھے جاہل وزیر اعلیٰ جو کٹر مذہبی اور مسلم مخالف بھی ہیں نے عید سے پہلے فرمان جاری کر دیا کہ کسی بھی مسلمان کو یوپی میں سڑک پر نماز نہیں پڑھنی دی جائے گی۔ جاہل کے فرمان سے مسلمان دل برداشتہ ہو گئے تھے۔۔ لیکن سکھ بھائی آگے آئے اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی اور پیام دیا کے مسلمان بھائیوں اپ بے خوف ہو کر عید کی نماز سڑک پر ادا کریں ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ سکھ بھائیوں کا یہ اعلان کافی حوصلہ افزا اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب کے مطابق ہے۔ بابری مسجد کی شہادت سے پہلے تک ملک کا ماحول اچھا تھا۔ بھائی چارہ زندہ تھا ملک کی گنگا جمنی تہذیب بے خوف سانس لیتی تھی لیکن بابری مسجد کی شہادت کے بعد حالات بدل گئے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کو مسلمانوں نے خاموشی سے قبول کر لیا جسے مسلمانوں کی بزدلی سمجھ لیا گیا۔ اگر مسلمان سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہنگامہ کرتے ملک میں کہرام مچاتے نتیجے میں سو دو سو مسلمان سو دو سو ہندو مارے جاتے تو شاید آج ماحول دوسرا ہوتا۔ یہ ماب لینچنگ، ظلم و تشدد، مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے کا سلسلہ نہ ہوتا۔ بھاجپا اقتدار میں آئی تھی ہندو مسلم کر کے۔ ہندو مسلم کے اس فارمولے نے بھاجپا کو تیسری بار اقتدار دلا دیا لیکن ملک کو ترقی کے معاملے میں پچیس سال پیچھے دھکیل دیا ہے اس بات کا احساس عام آدمی کو نہیں ہے۔ کیونکہ عام آدمی کو جے شری رام کے نعرے، مفت چاول اور ہندو راشٹر کے سبز جال میں پھسا دیا گیا ہے۔ ان خطرناک حالات کے درمیان سکھ بھائیوں نے آگے آکر مسلمانوں کے زخموں پر مرہم لگانے کا کام کیا ہے۔ آج ملک میں سکھوں مسلمانوں اور عیسائیوں کے جو حالات ہیں جگ ظاہر ہیں۔ ان حالات کو سازگار بنانے کے لئے مسلم، سکھ اور عیسائیوں کو کھل کر ایک ساتھ آنا پڑے گا۔ تب ہی ہندوستان میں بے خوف عزت کے ساتھ سانس لینا ممکن ہوگا۔ سکھ بھائیوں نے پہلے کر دی ہے اب مسلمانوں اور عیسائیوں کی باری ہے کے وہ بھی آگے آئیں اور سکھوں کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں۔ وزیر اعظم خود نعرہ دے چکے ہیں کہ "ایک رہو گے تو سیف رہو گے۔" حالانکہ کے یہ نعرہ انہوں اپنوں کو دیا تھا لیکن یہ نعرہ اب مسلم، سکھ اور عیسائیوں پر فٹ بیٹھتا ہے۔ حالات کا تقاضا بھی یہ ہی ہے۔ گل ہند پیمانے پر تینوں سماج کے لوگوں کو ایک ساتھ بیٹھ کر کمیٹیاں بنا لینی چاہیے اور مل جھل کر ایک دوسرے کے تہواروں پر ایکتا کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور وقت پڑنے پر کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی حفاظت کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہندوستان ہمارا ہے ہم سب کا ہے۔

☆☆☆☆

نظم: بیوہ

بیوہ کو اپناتے ہو،
سنت بھی نبھاتے ہو،
ثواب بھی کماتے ہو بی
مگر یہ کیوں بھول جاتے ہو؟
کہ معصوم بچوں سے
ماں کی گود چھن جاتی ہے.....
کاش کوئی یہ بھی سوچے،
کہ صرف ماں نہیں،
بچوں کو بھی اپنایا جائے.....
وہ بچے جو کل تک
ماں کے آنچل میں سو جاتے تھے،

از: راشدہ یاسمین

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

کیا تائیوان پر چین کے حملے کا خطرہ بڑھ گیا ہے؟

بیجنگ/تائی پے: مشرقِ وسطیٰ میں جاری ایران جنگ نے عالمی سطح پر ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے کہ آیا اس سے چین کی جانب سے تائیوان پر ممکنہ کارروائی کا خطرہ بڑھ گیا ہے، تاہم ماہرین اس حوالے سے محتاط اور متوازن رائے رکھتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بظاہر یہ تاثر پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر امریکہ مشرقِ وسطیٰ میں مصروف ہے تو چین اس موقع کو استعمال کرسکتا ہے، لیکن زمینی حقیقت اس سے زیادہ پیچیدہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موجودہ صورتحال فوری طور پر کسی بڑے فوجی اقدام کا اشارہ نہیں دیتی۔ چین کی ترجیح اب بھی تائیوان کے ساتھ "بغیر جنگ" دباؤ اور سفارتی و معاشی حکمت عملیوں کے ذریعے اثر و رسوخ بڑھانا ہے۔ ایران جنگ نے چین کے لیے خود بھی مشکلات پیدا کی ہیں، خاص طور پر توانائی سپلائی اور عالمی تجارت کے حوالے سے۔ چین اپنی تیل کی بڑی ضروریات مشرقِ وسطیٰ سے پوری کرتا ہے، اس لیے خطے میں عدم استحکام اس کے اپنے مفادات کے خلاف جاتا ہے۔ مزید یہ کہ چین اس جنگ کو ایک "سیکھنے کے موقع" کے طور پر بھی دیکھ رہا ہے، جہاں وہ امریکی فوجی حکمت عملی، میزائل دفاع اور عالمی ردعمل کا مشاہدہ کر رہا ہے، تاکہ مستقبل کی کسی بھی ممکنہ صورتحال کے لیے اپنی تیاری بہتر بنا سکے۔ دوسری جانب بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اگر جنگ طویل ہوتی ہے تو امریکہ کی توجہ اور وسائل تقسیم ہو سکتے ہیں، جس سے تائیوان کے حوالے سے خطرات بتدریج بڑھ سکتے ہیں۔ تاہم یہ ایک طویل مدتی امکان ہے، فوری نہیں۔ سرمایہ کاروں اور دفاعی تجزیہ کاروں نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ موجودہ تنازع نے عالمی "چوک پوائنٹس" جیسے آبنائے ہرمز کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، جو تائیوان جیسے حساس علاقوں کے حوالے سے بھی اسٹریٹجک سوچ کو متاثر کرسکتا ہے۔ مجموعی طور پر ماہرین کا اتفاق ہے کہ ایران جنگ نے تائیوان کے خطرے کو "فوراً بڑھایا" نہیں، بلکہ اس نے ایک پیچیدہ اسٹریٹجک ماحول پیدا کیا ہے جہاں چین زیادہ محتاط، حساب شدہ اور طویل مدتی حکمت عملی اختیار کرے گا۔

ہیرا گروپ کیلئے ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی شاندار قیادت کی مثال

اگلی سماعت صبر کرنے والے سرمایہ کاروں کیلئے امید کی نئی کرن

حیدرآباد/نئی دہلی: ہیرا گروپ کے لاکھوں صبر کرنے والے سرمایہ کاروں کیلئے ایک بار پھر خوشخبری اور حوصلہ افزا اپ ڈیٹ سامنے آیا ہے۔ یوٹیوب چینل Reaction News24 اور مطیع الرحمن عزیز کی طرف سے شیئر کی گئی ویڈیو میں ہیرا گروپ کی سپریم کورٹ سماعت کا تازہ ترین اپ ڈیٹ دیا گیا ہے۔ یہ ویڈیو پیغام ان ہزاروں سرمایہ کاروں کیلئے خاص طور پر تیار کی گئی ہے جو طویل قانونی عمل کے باوجود کمپنی اور اس کی قیادت پر بھروسہ رکھے ہوئے ہیں۔ ویڈیو پیغام میں بتایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ میں 8 اپریل 2026 کو اگلی سماعت ہوگی، جہاں سرمایہ کاروں کی آواز کو اہمیت دی جائے گی اور ان کے حق میں مثبت فیصلہ متوقع ہے۔ یہ "امید کی کرن" ان کے صبر کو رنگ لاتے ہوئے نظر آرہی ہے۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی مضبوط قیادت اور ایمانداری، ذمہ داری اور مثالوں کی تاریخ رقم کرے گی، عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ، ہیرا گروپ کی چیئرپرسن اور سی ای او، نے ایک بار پھر اپنی غیر معمولی ہمت، عزم اور سرمایہ کاروں کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ پرانی عدالت ریکارڈز کے مطابق، ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے سپریم کورٹ سے کیے گئے وعدے کو پورا کرتے ہوئے 641 کروڑ روپے کے عوض ہزاروں کروڑ روپے کی جائیداد پیش کردی ہے، جو سرمایہ کاروں کے رقم کے کئی گنا زیادہ کی جائیدادیں ہیں، ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے بار بار یہ واضح کیا کہ وہ ملک کے قوانین کی مکمل پاسداری کریں گی۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ غیر قانونی دستخط یا کوئی بھی ایسا کام نہیں کریں گی جو سرمایہ کاروں کی امانت کو خطرے میں ڈالے۔ سرمایہ کاروں کا پیسہ واپس کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش جاری رکھیں گی، چاہے اس کیلئے ذاتی جائیداد بیچنی پڑے۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی یہ قیادت نہ صرف سرمایہ کاروں بلکہ پوری قوم کیلئے ایک مثال ہے۔ جیل کی مدت، جائیدادوں کی منجمدگی اور قانونی چیلنجز کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے ہزاروں سرمایہ کاروں کو براہ راست ادائیگیاں بھی کیں جب بینک اکاؤنٹس منجمد تھے۔ ان کی جدوجہد سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمانداری اور قانون کی پاسداری سے مشکلات کو عبور کیا جاسکتا ہے۔ سرمایہ کاروں کیلئے یہ ایک حوصلہ افزا پیغام ہے، آپ کا صبر جلد رنگ لائے گا! ہیرا گروپ کے پیارے صبر کرنے والے سرمایہ کار بھائیو اور بہنو! یہ تاریخ آپ کی فتح اور حق کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ ویڈیو میں واضح کیا گیا ہے کہ صبر کرنے والے سرمایہ کاروں کی آواز عدالت میں اہمیت پائے گی اور ان کے حق میں بات ہوگی۔ ایسی ہماری ہندستان کی عدالت عالیہ اور قانون سے امید ہے، آپ کا طویل انتظار، آپ کی دعائیں، آپ کا بھروسہ اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ پر آپ کا اعتماد رنگ لا رہا ہے۔ ہیرا گروپ آف کمپنیز اور اس کی پرخلوص قیادت خصوصاً ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی اچھی سوچ اور ملک کو ترقی دینے کے ساتھ قوم کو تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ و خوشحال بنانے کے عوض یہ ساری مشکلات درپیش آرہی ہیں، اگر ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے ملک کے دیگر بزنس ٹائکون کی طرح خود غرضی کا مظاہرہ کیا ہوتا تو ان کے راستے میں رکاوٹ کبھی پیدا نا ہوتی، ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے تعلیم، میڈیکل سہولیات، خواتین کی بااختیاری، حلال تجارت اور سود سے پاک معیشت جیسے نیک کاموں میں خود کو بھی مصروف رکھا اور سماجی برائیوں سے ہم وطن لوگوں کو بھی لعنت زدہ چیزوں سے دور رکھنے کی ترغیب دی۔ ہماری اور تمام محب وطن افراد کی دعاؤں کی بدولت ہمیں امید ہے کہ یہ سب جلد ہی مکمل طور پر بحال اور پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائیں گے، ان شاءاللہ۔ آج جب منفی افواہیں اور سازشیں اپنا اثر کھو رہی ہیں تو آپ کا صبر ہی کمپنی کی سب سے بڑی طاقت بن چکا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں جو سرمایہ کار اب بھی کمپنی کے ساتھ کھڑے ہیں، ان کا حق عدالت میں ضرور ملے گا۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کیلئے خصوصی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو ہمت، حوصلہ اور عزم عطا فرمائے! ہم کہنا چاہیں گے کہ آپ ایک خاتون رہنما کی وہ مثال ہیں جو مشکلات کے طوفانوں میں بھی اللہ پر بھروسہ، قانون کی پاسداری اور سرمایہ کاروں کی امانت کی حفاظت کو مقدم رکھتی ہیں۔ آپ نے ثابت کیا کہ ایک عورت بھی پہاڑوں کو ہلا سکتی ہے جب اس کا عزم پاک ہو اور نیت خالص ہو۔ آپ کی 641 کروڑ روپے کے عوض ملک کی عدالت کو ہزاروں کروڑ روپے کی جائیداد سونپ کر لوگوں کو راحت پہنچانے اور جمع کرانے کی مثال آج بھی سرمایہ کاروں کے دلوں میں امید جگاتی ہے۔ آپ کا غیر قانونی کاموں سے انکار اور قوانین کی پابندی آپ کی شخصیت کی بلندی کو ظاہر کرتی ہے۔ آپ کی جدوجہد نے نہ صرف ہیرا گروپ کو بچایا بلکہ بہت سے لوگوں کو ایمانداری کی راہ دکھائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت، طاقت اور مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آپ کی قیادت میں ہیرا گروپ جلد ہی ملک کی ایک بڑی اور قابل فخر کمپنی بن کر ابھرے گا۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ آمین۔ ہیرا گروپ کے تمام سرمایہ کاروں سے گزارش ہے کہ اگلی سماعت تک اپنا حوصلہ بلند رکھیں، دعاؤں میں مصروف رہیں اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی قیادت پر مکمل بھروسہ رکھیں۔ منفی باتوں سے دور رہیں اور مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ ان شاءاللہ، 8 اپریل کے بعد اچھی خبروں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ہیرا گروپ پہلے سے زیادہ مضبوط، شفاف اور کامیاب ہوگا۔ یہ آپ کا، ہمارا اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ کا مشترکہ خواب ہے۔

جامعہ ہمدرد کے زیر اہتمام مفت یونانی طبی کیمپ کا انعقاد

نئی دہلی: جامعہ ہمدرد کے اسکول آف یونانی میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے ڈپارٹمنٹ آف جراحیات اور ڈپارٹمنٹ آف عین، اذن، انف وحلق کے زیر نگرانی، مجیدیہ یونانی ہاسپٹل کے تعاون سے آج بروز سنیچر 28 مارچ 2026 کو جامعہ نگر، اوکھلا (نئی دہلی) میں ایک مفت میڈیکل ہیلتھ کیمپ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس طبی کیمپ میں ڈپارٹمنٹ آف جراحیات کے صدر ڈاکٹر منہاج احمد اور ڈپارٹمنٹ آف عین، اذن، انف وحلق کی صدر ڈاکٹر زہرا زیدی نے مریضوں کے معائنہ وعلاج کی نگرانی کی۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر عبدالناصر اور آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (AIIMS) کی ڈاکٹر قصہ سیدہ نے بھی طبی خدمات انجام دیں۔ اس موقع پر جونیئر ڈاکٹروں کی ٹیم، جن میں ڈاکٹر محمد فیضان اظہر، ڈاکٹر ریشما ناز، ڈاکٹر صدف، ڈاکٹر جویریہ، نصرت جہاں اور محمد ساجد شامل تھے، نے کیمپ کے انتظام اور مریضوں کی دیکھ بھال میں بھرپور تعاون پیش کیا۔ کیمپ میں بڑی تعداد میں مریضوں نے شرکت کی۔ مریضوں میں بلڈ پریشر، ذیابیطس، ورم مفاصل، جوڑوں کا درد، دمہ، بواسیر، قبض و اسہال، ورم کبد، ڈائبیٹک فٹ، ہائڈروسیل، گردے کی پتھری، بھگندر، آنکھوں سے پانی آنا، ضعف بصارت، کیٹریکٹ، گلوکوما، وجع الاذن، ضعف سماعت اور پائیریا جیسی مختلف بیماریوں کے مریض شامل تھے۔ کیمپ کے دوران مریضوں کا عمومی معائنہ کیا گیا جس میں درجۂ حرارت (ٹیمپریچر)، بلڈ پریشر اور وزن کی جانچ شامل تھی۔ اس کے علاوہ بلڈ شوگر ٹیسٹ اور وژن ٹیسٹ بھی مفت کیے گئے۔ طبی معائنہ کے بعد مریضوں کو مفت ادویات بھی فراہم کی گئیں جس پر مقامی لوگوں نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اس طبی کیمپ کا بنیادی مقصد یونانی طریقۂ علاج کو عوام تک پہنچانا اور اس کے فوائد سے لوگوں کو روشناس کرانا تھا۔ جامعہ ہمدرد کے اس اقدام کو مقامی باشندوں نے بے حد سراہا اور آئندہ بھی ایسے کیمپوں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا

گوونڈی میں جمعیۃ کی طرف سے راشن کٹس کی تقسیم بحسن وخوبی انجام پائی

خدمتِ خلق جمعیۃ علماء کا اصل مقصد: مولانا صدرِ عالم قاسمی

ممبئی: جمعیۃ علماء گوونڈی کی جانب سے پچھلے کئی سالوں کی طرح اس سال بھی ایک منظم اور وسیع پیمانے پر رفاہی مہم کے تحت غریب، مستحق، بیواؤں اور ضرورت مند خاندانوں میں رمضان راشن کیٹس کی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سلسلہ رمضان المبارک کے آغاز سے لے کر آخری ایام تک جاری رہا، جس کا مقصد مستحق افراد کے گھروں تک سحر و افطار کی بنیادی ضروریات باعزت طریقے سے پہنچانا تھا۔ مزید برآں، 50 راشن کیٹس علماء کرام کے لیے بھی عطیہ کی رقم سے فراہم کی گئیں، تاکہ دینی خدمات انجام دینے والے حضرات کو بھی قدرے سہولت ہو جائے۔ اس سال مجموعی طور پر تقریباً 380 راشن کیٹس تقسیم کی گئیں، جن میں غریب اور مستحق خاندانوں میں منصوبہ بند، منظم طریقہ پر پہنچائے گئے۔ ہر راشن کٹ کو اس انداز سے تیار کیا گیا کہ وہ ایک خاندان کی بنیادی غذائی ضروریات کو پورے رمضان کے دوران کسی حد تک سہارا فراہم کر سکے۔ راشن کٹ کی معیاری ساخت (Standard Composition) درج ذیل رہی: ہر کٹ میں روزمرہ استعمال کی ضروری اشیاء کو متوازن مقدار میں شامل کیا گیا، جن میں 10 کلو چاول، 5 کلو آٹا، 2 کلو چنا، 1 کلو مٹر، 1-1 کلو تور دال اور مسور دال، 2 لیٹر ریفائنڈ آئل، 2 کلو شکر، 250 گرام چائے پتی، 100-100 گرام مرچ پاؤڈر، ہلدی اور دھنیا پاؤڈر، 1 پیکٹ سویاں، 1 کلو نمک، 1 کلو بیسن اور 1 کلو کھجور شامل رہی۔ ان اشیاء کا انتخاب خاص طور پر رمضان المبارک کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا، تاکہ مستحق خاندانوں کو سحر و افطار کے لیے مکمل سہولت فراہم ہو سکے۔ اس مکمل مہم کی نگرانی اور قیادت مولانا صدر عالم قاسمی (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء گوونڈی) نے انجام دی۔ ان کی مؤثر قیادت، باریک بینی سے نگرانی اور مسلسل محنت نے اس مہم کو ایک کامیاب اور مثالی خدمت میں تبدیل کر دیا۔ منصوبہ بندی سے لے کر تقسیم کے آخری مرحلے تک ان کی ذاتی دلچسپی اور نگرانی اس بات کی ضامن رہی کہ امداد حقیقی مستحقین تک ہی پہنچے۔ اس کار خیر میں دیگر معزز ذمہ داران اور کارکنان نے بھی بھرپور تعاون پیش کیا جن میں، حافظ شمس الحق (صدر جمعیۃ علماء گوونڈی)، مولانا اسید (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء کرلی زون)، حاجی نعیم، مولانا اشفاق (امام مسجد عائشہ صدیقہ)، مولانا محسن علی خان (سابق صدر جمعیۃ علماء گوونڈی) اور یوسف پٹیل صاحب شامل ہیں۔ خصوصی طور پر قاری یوسف (آفس سیکریٹری جمعیۃ علماء گوونڈی) اور مولانا شمیم مقناحی نے راشن کی تیاری، پیکنگ، تنظیم اور تقسیم کے عمل میں غیر معمولی محنت اور خدمات انجام دیں، جو اس مہم کی کامیابی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ حافظ شمس الحق (صدر جمعیۃ علماء گوونڈی) کا خصوصی پیغام: "رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں جمعیۃ علماء گوونڈی کی یہ راشن مہم خدمتِ خلق کی ایک روشن مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مولانا صدر عالم قاسمی کی قیادت اور تمام کارکنوں کی لگن سے یہ مہم کامیابی سے مکمل ہوئی۔ ہم غریب اور مستحق بھائیوں کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کا عزم جاری رکھیں گے۔ آئندہ رمضان میں مزید وسعت اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہمیشہ ایثار اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔ آمین۔" یہ رفاہی مہم نہ صرف ایک امدادی اقدام ہے بلکہ رمضان المبارک کے اصل پیغام بی ہمدردی، ایثار اور بھائی چارے بی کی عملی تصویر بھی پیش کرتی ہے۔ مستحق خاندانوں کے گھروں تک راشن پہنچانا دراصل ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے اور ان کے دلوں میں خوشی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے، جو اس مہم کی اصل کامیابی ہے۔ جمعیۃ علماء گوونڈی اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ یہ فلاحی سلسلہ آئندہ بھی اسی جذبے اور تسلسل کے ساتھ جاری رکھا جائے گا، تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عظیم خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور تمام معاونین و ذمہ داران کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

حقوق العباد پر روشنی ڈالنے اور اصلاح معاشرہ کی تحریک چلانے کی اہم ضرورت ہے: اصلاح ملت کمیٹی ویشالی

حاجی پور، (محمد آصف عطا) شہر کے درمیان محلہ نون گولہ نزد ٹاؤن تھانہ مرکز جامع مسجد نون گولہ میں آج جمعہ کی نماز سے قبل خطاب میں حضرت حافظ مولانا محی الدین ندوی نے معاشرے کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر اصلاح معاشرہ کی عنوان پر خطاب فرمایا انہوں نے کہا کہ حقوق العباد میں کوتاہی کی وجہ کر معاشرے میں مختلف طرح کی برائیاں بڑھ رہی ہے انہوں نے کہا کہ معاشرے کی اصلاح اپنے گھر، اولاد سے لے کر معاشرے کی دیگر افراد اور نونہالوں کے نقل وحرکت پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ معاشرے کے اصلاح کے لیے ہمیں متحد ہونا چاہیے۔ یہ وقت اور حالات کی اہم ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کی اصلاح کے لیے بار بار ہدایت سختی کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔ زندگی کے آخری دن تک اپنی اولاد اور معاشرے کو صالح اور نیک بنانے کے لیے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر والدین اور سماج کے ذی شعور اور ذمہ داروں کے فرائض میں داخل ہے۔ نظر انداز کرنا بے توجہی کا شکار ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ سب حقوق العباد میں شامل ہے۔ روزِ محشر میں اس کی پوچھ ہوگی۔ اس جامع اور مانع خطاب پر اصلاح ملت کمیٹی ویشالی کے صدر محمد عظیم الدین انصاری، جنرل سیکرٹری محمد قمر الدین، مسجد ہذا کے سیکریٹری محمد صدام حسین، خازن محمود عالم وغیرہ ہم نے موصوف امام کے خطاب کو خوب خوب سراہا ہے اور کہا ہے کہ موجودہ وقت میں امام وخطیب حقوق اللہ پر خوب خوب زور ڈالتے ہیں مگر حقوق العباد جیسے عنوان پر روشنی نہیں ڈال پاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں مختلف طرح کی برائیاں عام ہو رہی ہیں۔ ان برائیوں کو روکنے کے لیے مسجد کے خطیب وامام حضرات کو ایسے عنوان پر روشنی ڈالنے کی نہایت ضرورت ہے اور ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ تحریک چلانے کی بھی اہم ضرورت ہے۔

جنگی جرائم کے عالمی مجرم نے ٹرمپ اور دُنیا کو پھنسا دیا!

عبدُ الصمد جالنہ مہاراشٹر: اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ایران کے ساتھ جنگ میں گھسیٹنے کی کوشش ابھی تک توبار آور ثابت ہوتی نظر نہیں آرہی ہے حالانکہ خلیجی ممالک میں خود خلیجی ممالک اور امریکی کے عسکری معاشی اثاثاجات پر ابھی تک کے حملوں میں جتنے بھی نقصانات ہو✗ ہیں وہ سبھی ایران کے حملوں سے نہیں ہو✗ ہیں کچھ حملے اسرائیل نے بھی کر دیا ہیں تا کہ خلیجی ممالک کے بادشاہ وسُلطان اور عوام ایران سے متنفر ہوجا✗ وعرب ممالک ایران کے خلاف حملہ آور ہوجائیں لیکن ابھی تک ایسا ہوا نہیں اس لی✗ کہ وہ بھی صیہونیوں کی چالبازی کو سمجھ رہے ہیں عرب ممالک کو ایک اور بات سمجھنے کی ضرورت ہے جو ان کی عوام بخوبی سمجھتی ہے یہ کہ ایران تمام عرب ممالک کی آزادی کی جنگ لڑ رہا ہے جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے ایران کے خلاف جنگ مذہبی نقطۂ نظر وپس منظر میں لڑ رہا ہے کیونکہ خلیج ممالک سب امریکہ کے زیر نگیں ہیں سوا ایران کے جو القدس شریف وفلسطین کے حوالے سے صہیونی اور امریکہ کے تعلق سے بہت سخت موقف رکھتا ہے نیز طاقتور بھی ہے اسرائیل اپنے گریٹر اسرائیل کے خیالی تصور کیلئے ایران کو سب سے بڑی رُکاوٹ سمجھتا ہے اسرائیل اور صیہونی لابی ہمیشہ ہی امریکہ کے تمام سابقہ صدور کو ایران کے خلاف اُکساتی رہی ہے لے کن کسی نے ایران کے خلاف جنگ کی ہمت نہیں کی کیونکہ وہ ایران کی طاقت سے زیادہ حوصلہ وہمت سے واقف تھے اب ڈونا لڈ ٹرمپ جیسا بیوقوف صدر اُن کو مل گیا 28 فروری 26 کو اسرائیل نے اپنی خواہش کے مطابق حماقت کرتے ہوا ایران پر حملہ کردیا اور ٹرمپ کو بھی اس جنگ میں گھسیٹ لیا ایران پر حملے کے بعد دوسرے ہی دن اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور امریکی صدر ٹرمپ نے پریس کو مخاطب کرتے ہوسب سے بڑا جھوٹ بولا کہ اگر ہم ایران پر حملہ نہیں کرتے تو ایران ہم پر حملہ کرنے والا تھا دُنیا میں کوئی بھی اس پر یقین نہیں کرسکتا کیونکہ عمان کی ثالثی میں مسقط میں ایران کے ساتھ ایران کے جوہری منصوبہ پر تین دور کی بات چیت ہوچکی تھی چوتھے دور کے مذاکرات ہونے تھے کہ اسرائیل نے حملہ کردیا عمان کے وزیر خارجہ نے خود یہ بیان دیا کہ جاری مذاکرات میں ایران ناقابل یقین حد تک تمام شرائط قبول کرنے پر آمادہ ہوگیا تھا کچھ باتیں چوتھے دور کی بات چیت میں حل متوقع تھا کہ اسرائیل نے حملہ کردیا گذشتہ سال جون میں بارہ دن جاری رہی جنگ سے قبل بھی مذاکرات کے پانچ دور مکمل ہوگی✗ تھے کہ اسرائیل نے حملہ کردیا جاریہ جنگ میں اسرائیل نے پہلے ہی حملہ میں ایران کے رُوحانی پیشوا وامام آیت اللہ سید علی خامنہ ای دفاعی وزیر سمیت تیس سے زائد اعلیٰ فوجی ودفاعی افسران کو شہید کردیا سلسلہ تھمانہیں جوابی دفاعی ودفاعی کاروائی میں ایران نے جو حکمت عملی اپنائی وہ دُنیا کو حیران کردینے والی تھی دُنیا اس بات سے انگشت بدنداں تھی کہ 47 سال سے جو ملک بین الاقوامی سطح پر ہر طرح کی پابندیاں جھیل رہا ہے اتنی طاقت سے دو سُپر پاورس کا مقابلہ کررہا ہے شائد دُنیا اس کے پس پردہ جذبات کو سمجھنے سے قاصر ہے ہونا بھی چاہیے ایران تین سے زائد دہوں سے اس جنگ کا انتظار کررہا تھا ایران کو معلوم تھا کہ یہ دن آنے والا ہے بہرحال نیتن یاہو نے صیہونی پالیسی کے تحت 28 فروری کو حملہ کر حماقت کردی اس حماقت کا جس کو انتظار ویقین جن کو نہیں تھا وہ اپنی جگہ صحیح ہو سکتے ہیں لیکن جنگو اس جنگلے سے شروع ہونے میں کوئی تعجب نہیں تھا نہ ہے کیونکہ یہ ایک دن ہونا ہی تھا بہرحال امریکی پلان کے مطابق ایران پر حملہ ہوا اسرائیل امریکہ نے جنگ کی ابتدا تو کی لیکن دُنیا وہ جنگ دیکھنے جارہی ہے جسکا تصور کسی نے نہیں کیا جیسے کہ ایران نے ابتداء میں اپنے بہت ہی ہلکے وقدیم میزائلو ں سے مشرق وسطیٰ میں قائم امریکی فوجی اڈوں کے رادار کو ناکارہ کیا ایران کے میزائلوں کا مقابلہ امریکہ اسرائیل نے ایران سے سوگنا بھاری قیمت کے ڈرون استعمال کی✗ ایران جیسا کے پہلے ہی واضح کردیا تھا کہ امریکہ واسرائیل اگر ایران پر حملہ کرتا ہے تو یہ یہ جنگ پورے مشرق وسطیٰ میں پھیلے گی ان ملکوں میں قائم امریکی اڈوں اور امریکی شراکت والے عسکری معاشی مراکز کو نشانہ بنایا جا✗ گا لہذا ایران نے وہی کیا جب امریکہ اور اسرائیل کا دفاعی سسٹم تباہ ہوگیا تب ایران نے جدید اور طاقتور دو ہزار کلو میٹر رینج کی میزائلوں سے اسرائیل کی پورٹ سٹی حائفہ راجدھانی تل ابیب اور مشرق وسطیٰ میں سعودی عرب میں سرف آئیل ریفائنر جبیل پیٹروکیمیکل کامپلیکس یو اے ای کی الحسن گیس فیلڈ اور قطر کے پیٹروکیمیکل پلانٹس اور گیس فیلڈ بحرین کویت میں قائم امریکی فوجی اڈوں تجارتی مراکز بینکس امریکی شراکت والے تجارتی مراکز سبکو اس طرح تباہ کیا کہ آئیندہ پانچ سالوں تک وہ مطلوبہ مقدار میں فراہمی نہیں کرسکیں گے بلاشبہ ایران میں بھی بے شمار تباہی اور انسانی جانوں کا اتلاف ہوا ہے آئیل اور گیس کے پلانٹس تباہ کی گئی ہیں لیکن خلیج میں ایران نے پہلے سے متعینی نامزد ٹھکانوں وعلاقوں پر حملے کیے ہیں اور امریکہ واسرائیلی حملوں کے جواب میں کی✗ ہیں تئیس دنوں کی جنگ کے بعد امریکہ نے پانچ دن کا وقفہ اٹھائیس دن بعد جنگ سے وقفہ کیا کہ ایران پر حملہ نہیں کیا جاگا لیکن اسرائیل ایران پر حملے لگا تار جاری ہے بین الاقوامی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ ٹرمپ زمینی جنگلکی تیاریوں اور ایران کے جزیرہ خارک میں واقع تیل اور گیس کے پلانٹس پر حملے کی تیاریوں کے لیا امریکہ نے یہ وقفہ لیا ہے خبر ہے امریکی کی میرین اور پانچ ہزار فوجی خلیج فارس کی طرف بڑھ رہے ہیں ایران کا دعوہ ہے کہ اس جنگ کے لی ہمارے دس لاکھ فوجی امریکیوں کا انتظار کررہے ہیں نظر بھی یہ بھی آرہا ہے کہ امریکہ واسرائیل کو اپنے ملکوں میں مخالفتوں کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے اسرائیلی آئی ڈی ایف سربراہ آئی آر ضمیر نے تو باضابطہ وزیر اعظم نیتن یاہو اور وزیر دفاع کی موجودگی میں کہا کہ ہماری فوجیں نو سو دنوں سے مسلسل جنگ میں ہیں فوجیوں کی کمی ہے جو ہے وہ اپنا حوصلہ کھوتے جارہے ہیں حکومت ان کی محافظت وسلامتی کے لی✗ کوئی قدم نہیں اُٹھاتی ہے تو فوج کی اہلیت ختم ہوجائے گی واضح رہے کہ اسرائیل سہ طرفہ جنگ میں اُلجھا ہوا ہے لبنان کی حزب اللہ شمالی اسرائیل میں میزائلوں سے حملے جاری رکھے ہو✗ ہیں یمن کی حوتی حملہ آور ہے امریکہ نے ایران میں خانہ جنگی کی بہت کوشش کی مگر عوام مکمل طور پر ایرانی قیادت کے ساتھ ہے آیت اللہ خامنہ ای کو شہید کرنے کے بعد تو زبردست اتحاد اور امریکہ واسرائیل کے خلاف جوش نظر آرہا ہے خبریں ہیں کہ امریکہ نے ترکیہ مصر و پاکستان کے توسطے مکمل جنگ بندی کچھ شرائط کے ساتھ پیشکش کی ہے ایران جنگ بندی بلواسطہ یا بلاواسطہ بات چیت سے سختی سے مسترد کرتا رہا ہے لیکن بعض خبروں کے مطابق ایران نے جو شرائط رکھی ہیں انہیں سب سے اہم یہ ہے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں قائم اڈوں کو ختم کر وہاں سے مکمل تخلیہ کرے دوسرے یہ کہ 1979 کے بعد سے امریکہ نے جو معاشی پابندیاں لگائی ہیں اس سے ایران کا جو نقصان ہوا ہے اسکے بدلے ہرجانہ خود امریکہ ادا کرے امریکہ واسرائیل ایران پر حملہ نہیں کریں گے یہ عالمی رہنماؤں کی موجودگی میں جس میں امریکی نائب صدر بھی موجود ہو تحریری دیں ظاہر ہے کہ امریکہ کے لی یہ شرائط ناقابل قبول ہوں گی بہرحال امریکہ کا سیز فائر پہلے پانچ دن اب دس دن دُنیا کے لی کتنا بھروسہ کرنے کے لائق وقابل اعتناء ہے یہ سوال ہے کیونکہ دوبار مذاکرات کے دوران ایران پر حملہ ہوا اسرائیل جنگ بندی ہی نہیں چاہتا امریکی صدر بھلے ہی جنگ روکنے کی باتیں کریں مگر زمینی حالات میں کوئی فرق نہیں اسرائیل کے حملے وایران کے زبردست جوابی حملے جاری ہیں امریکی مرین جنگی جہاز خلیج فارس میں بڑھ رہی ہیں بہرحال اس جنگ نے دُنیا کے تمام ممالک کی پالیسیوں کو بے نقاب کردیا ہے جنگ کے پہلے دن آیت اللہ خامنہ ای سمیت ایران کی سرکردہ سیاسی عسکری تزویراتی قیادت کو شہید کردیا گیا ایران میں پرائمری اسکول کی معصوم لڑکیوں کو شہید کیا گیا ہے دُنیا کے کسی ملک نے اسکی مذمت کی نہ تعزیت کسی خود مختار ملک میں غیر ملک کا سربراہ نظام حکومت تبدیل کرنے وہاں کی قیادت کو قتل کرنے کی علی الاعلان دھمکی کسطرح دے سکتا ہے حماس نے اسرائیل پر حملہ کیا تھا تب تو دنیا دُنیا چیخ وپکار کررہی تھی غزہ میں نسل کشی کی کسی ملک نے کھل کر مذمت نہیں کی آج بھی مغربی کنارے میں اسرائیل قیامت ڈھا رہا ہے دُنیا خاموش ہے دُنیا تب چیخ پڑی سانسیں بند ہونے لگی جب ایران نے آبنا✗ ہرمز بند کو بند کیا جہاں سے دنیا کی ضرورت کا بیس فیصد اور بھارت کی ضرورت کا چالیس فیصد تیل آتا ہے جس سے دنیا کی معیشت میں متزلزل ہوگئی اسی وجہ سے ڈونالڈ ٹرمپ نے جنگ سے پانچ دن پھر دس دن جنگ بندی کا اعلان کیا جو سراسر دھوکا اور ہرمز پر حملے کر قبضہ کرنے کی تیاری کرنا ہے بہرحال یہ جنگ رُکنا نہیں ہے اطلاعات کے مطابق امریکہ کے جہاز بردار بحری بیڑے یو ایس ایس فورڈ ابراہم لنکن ترپیولی خلیج فارس کی طرف بڑھ رہے ہیں امریکہ ایران کے جزیرہ خارک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تا کہ آبنائے ہرمز پر سودے بازی کی جاسکے جہاں تک ایران کا سوال ہے تو وہاں کے تجزیہ کاروں کا کہنا ہے ایران اس جنگ کو اپنے لی✗ ایک موقع سمجھتا ہے تا کہ جنگکو حتمی نتائج تک پہنچانے اور مشرقی ایشیا میں امریکہ کی اجارہ داری کو ختم کیا جاسکے اس کے لی✗ ایران نے دس لاکھ بشمول رضا کار فوج تیار رکھی ہے جہاں

صفحہ نمبر 4

Sunday 29th March 2025

بروز اتوار ۲۹ / مارچ ۲۰۲۶

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
دیکھنا تقدیر کی تبدیلی
دیکھنا تقدیر کی تبدیلی
دیکھنا تقدیر کی تبدیلی